سوال

(606) عذر کے بغیر ترک جماعت جائز نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نماز تو ہمیشہ بروقت ادا کرتا ہوں لیکن مسجد میں نہیں بلکہ اپنے بچوں کے ساتھ گھر میں ہی ادا کرلیتا ہوں ۔ کیا یہ جائز ہے ؟ اور کیا گھر میں ادا کی جانے والی نماز اجر وثواب کے اعتبار سے مسجد میں ادا کی جانے والی نماز کے برابر ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے لئے جماعت اور مسجد کو ترک کرنا جائز نہیں خواہ اپنے گھر میں بچوں کے ساتھ نماز باجماعت ہی کیوں نہ ادا کریں کیونکہ مسجدیں بنائی ہی اسی لئے جاتی ہیں ۔ کہ انہیں نماز باجماعت کے اہتمام کے ساتھ آباد کیا جائے اور موذن جو اذان میں یہ کلمہ کہتا ہے کہ « حی علی الصلاة » تو اس کے معنی بھی یہی ہیں کہ مسجد میں آکر نماز باجماعت ادا کرو تاکہ فلاح پاسکو لہذا ہم جب اذان کی آواز سنیں تو ہم پر واجب ہوجاتا ہے کہ ہم مسجد میں جا کر نماز ادا کریں جہاں تمام مسلمان ایک امام کی اقتداء میں نماز ادا کرتے ہیں ۔ نماز ادا کرنے کے طریقوں کو سیکھتے ہیں نمازی باہم دگر ملاقات کرکے تحفہ سلام کا تبادلہ کرتے اور اجتماعیت محبت اور ہمدردی وخیر خواہی سے شاد کام ہوتے ہیں ۔ وجوب جماعت پر ارشاد باری تعالیٰ وارکعوا مع الراکعین اور واذا نادیتم الی الصلوة سے بھی استدلال کیا گیا ہے ۔ لہذا جو شخص اذان سنے اس پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس پر لبیک کہے اور اسی وجہ سے یہ وعید آئی ہے کہ جو شخص باجماعت نماز ادا نہ کرے ۔ اس کی نماز قبول ہی نہیں ہوتی جیسا کہ حدیث میں ہے کہ :

« من سمع النداء فلم یات فلا صلاة له الا من عذر» (سنن ابن ماجہ)

''جو شخص آذان سنے اور پھر نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی الا یہ کہ کوئی عذر ہو ۔''

اگر اس سلسلہ میں کسی کے لئے رخصت ہوتی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس نابینا آدمی کو ضرور رخصت عطا فرمادیتے جس کا گھر بھی مسجد سے دور تھا جس کے گھر اور مسجد کے درمیان وادی اور کھجور کے درخت تھے ۔ اور جس کے پاس مسجد لے جانے کے کوئی معاون بھی نہ تھا اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا نہ کرنے والوں کو یہ دھمکی بھی دی کہ اگر عورتیں اور بچے نہ ہوں تو آپ ان کے گھروں کو آگ سے جلادیں گے نماز باجماعت ادا کرنا ان مسجدوں کی آبادی ہے جو بیوت طاعت ہیں جو اسلامی ملکوں کے شعائر ہیں اور جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا ہے کہ ان میں اللہ تعالیٰ کے پاک نام کا ذکر کیا جائے اور جن میں وہ بندگان الٰہی صبح وشام اللہ تعالیٰ کی تسبیح وتمجید کے ترانے گاتے ہیں جنھیں تجارت اور خرید وفروخت اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرسکتی ۔ (شیخ ابن جبرین رحمة اللہ علیہ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

صفحہ نمبر492

محدث فتویٰ